یا اللہ جل جلالک

یا محمد یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیل
فی حرمة لحم الخیل

مصنف

بقیة الاکابر، عمدة الاواخر، حامی السنن، ماحی الفتن

حضرت علامہ مولانا محمود احمد سنی حنفی قادری نعیمی بریلوی

حفظ عن شر کل غبی وغاوی

نام کتاب .... کیل فی حرمۃ لحم الخیل

مصنف .... علامہ مولانا محمود احمد نعیمی

قیمت 40روپے

ملنے کے پتے

نعیمی کتب خانہ چوک پاکستان گجرات

رضا بک شاپ فوارہ چوک گجرات

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمدالله رب العالمين ،والصلوٰة والسلام عليك يا حاضر يا ناظريانورالله يا عالم غيب الكون يا رحمة اللعلمين وعلىٰ آلك واصحابك يا شفيع المذ نبين ،اما بعد ،عن خالد بن الوليد ان رسول الله ﷺ نهى عن اكل لحوم الخيل والبغال والحمير .

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور نبی کریم رؤف الرحیم صاحب لولاک حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد عرض پرداز ہوں کہ:

ہم جس پرفتن دور میں سے گزر رہے ہیں وہ سب کو معلوم ہے آئے دن کوئی نہ کوئی فتنہ برپا ہوتا رہتا ہے حال ہی میں گھوڑے کی حلت وحرمت کا مسئلہ اس انداز سے اٹھا کہ جس سے فریق بندی کا فتنہ برپا ہوگیا حالاں کہ یہ مسئلہ ایسا نہیں کہ جسے بنیاد بنا کر فریق بندی شروع کردی جائے۔اس سے قبل بھی اس مسئلہ پر علماء امت نے کافی حد تک لکھا لیکن اس کے باوجود فریق بندی معرض وجود میں نہیں آئی چونکہ یہ مسئلہ اختلافی ہے اس لیے اس میں تشدد اچھا نہیں اسی سلسلہ میں دو کتابیں جو کہ حال ہی میں شائع ہوئی ہیں مطالعہ کرنے کا موقع میسر آیا؛ دونوں کتابوں میں سے ایک کتاب جامعہ محمدیہ فاروقیہ رضویہ شادیوال کے بانی ومہتمم مولانا ابوالرضا مقبول احمد رضوی جلالی مدظلہ کی ہے جس کا نام انہوں نے ''حکم لحم الخیل عندالاحناف'' رکھا ہے اور دوسری کتاب مرزا بہشت بیگ رضوی قلعداری کی ہے جس کا نام اس نے ''حکم لحم الفرس عندالاحناف'' لکھا ہے۔مولانا مقبول احمد رضوی صاحب نے اپنی کتاب میں دلائل سے گھوڑے کا گوشت مکروہ لکھا ہے اور مرزا بہشت بیگ قلعداری

نے اپنی کتاب میں حلال ثابت کرنے کی کوشش کی ہے میرے لکھنے کا مقصد یہ نہیں کہ مرزا بیگ نے حلال کیوں لکھا ہے بلکہ میں اس لیے لکھ رہا ہوں کہ مرزا بیگ قلعداری نے جسارت کرتے ہوئے جو وطیرہ اختیار کیا ہے جس کی تفصیل انشاءاللہ آگے بیان کی جائے گی اگر اس کو ترک نہ کیا اور علانیہ تحریری طور پر اپنا توبہ نامہ شائع نہ کیا تو بجائے بہشت بیگ کے'' جہنم بیگ'' ہو جائے گا۔

ہمارا موقف گھوڑے کے بارے میں یہ ہے کہ گھوڑا ادراییاً، دیانتاً اور صیانتاً حرام ہے اور یہ موقف ہم نے آج پندرھویں صدی میں ایجاد نہیں کیا بلکہ ہمارے اس مضمون کا مطالعہ کرنے اور مولانا مقبول احمد صاحب مدظلہ کی کتاب ''حکم لحم الخیل عندالاحناف'' کا مطالعہ کرنے والے ہر شخص کو بخوبی معلوم ہو جائے گا۔

اگر کوئی شخص ہمارے اس موقف کی وجہ سے ہمیں گمراہ کہتا ہے تو وہ خود ہی گمراہ ہے اگر کوئی شخص ہمیں اس موقف سے رجوع کی دعوت دیتا ہے تو اس کو چاہیے کہ پہلے وہ خود اپنے موقف سے رجوع کرے۔

گھوڑے کی حرمت کے دلائل

رب تعالیٰ نے فرمایا: والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینة ویخلق مالا تعلمون . اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے اور وہ پیدا کرے گا جس کی تمہیں خبر نہیں۔ (چودھواں پارہ سورۃ النحل آیت نمبر 8، ترجمہ کنزالایمان)

1: حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی بدایونی رحمتہ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ گھوڑا حرام ہے کیوں کہ رب تعالیٰ نے اسے گدھے اور خچر کے ساتھ ذکر کیا اور اس کی پیدائش کی دو حکمتیں بیان فرمائیں سواری اور زینت معلوم

ہوا کہ ان تینوں کا حکم ایک ہی ہے اور گدھا خچر تو حرام ہے لہٰذا یہ بھی حرام ہے۔

2: تفسیر ابن کثیر جلد دوئم صفحہ 579 میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ: استدل من العلماء ممن ذھب الی تحریم لحوم الخیل بذالک علی ماذھب الیه کالامام ابی حنیفة رحمه الله ومن وافقه من الفقهاء بانه تعالیٰ قرنها بالبغال والحمیر وھی حرام کماثبت به السنة النبویة وذھب اکثر العلماء.

علما نے استدلال کیا ہے اس آیت سے جو گھوڑے کی حرمت کی طرف گئے ہیں؛ اسی طرف امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کی موافقت کرنے والے فقہا بھی گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کو خچر اور گدھوں کے ساتھ ملایا ہے اور یہ گھوڑا بھی حرام ہے جیسا کہ سنت نبویہ سے ثابت ہے اور اکثر علما بھی حرمت کی طرف ہی گئے ہیں۔

اس حوالہ میں ان لوگوں کو غور فرمانا چاہیے کہ جو لوگ ''جمہور'' کے لفظ سے بدکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: حرمت جمہور علما کا مذہب نہیں کہنا چاہیے۔ اکثر العلماء کا ''جمہور علما'' معنی کرنا بھی درست ہے؛ اگر مولانا مقبول احمد رضوی صاحب نے یہ کہہ دیا ہے کہ جمہور علما کے نزدیک گھوڑا حرام ہے تو درست کہا ہے قلعداری کو اس بات پر کیوں مروڑ اٹھ رہے ہیں اور سیخ پا ہو کر اپنی کتاب میں یاوہ گوئی لکھ دی ہے جس کا نہ کوئی سر ہے اور نہ کوئی پیر۔

3: تفسیر روح البیان جلد پنجم صفحہ 12 میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ: قد احتج به ابو حنیفة رحمه الله تعالیٰ علی حرمة اکل لحم الخیل. بیشک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے گھوڑے کے گوشت کے حرام ہونے پر دلیل دی ہے۔

4: تفسیر مظہری پانچویں جلد صفحہ 327 اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ:

احتج بهذا الآیة ابو حنیفة علی حرمة لحوم الخیل او کراھتها. امام ابوحنیفہ رضی

اللہ عنہ نے گھوڑے کا گوشت حرام ہونے کی دلیل اس آیت سے حاصل کی ہے یا کراہت کی
۔

5: تفسیر ابن جریر ساتویں جلد صفحہ 57 میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ: ان ابن عباس کان یکرہ لحوم الخیل والبغال والحمیر. اسی صفحہ 57 میں ہے کہ: لحوم الخیل حرام فی کتاب الله. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت کو مکروہ جانتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو گھوڑے کے گوشت سے طبعی کراہت نہیں تھی بلکہ شرعی کراہت تھی۔

اسی تفسیر ابن جریر کے اسی صفحہ میں لکھا ہے کہ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید میں گھوڑے کا گوشت حرام ہے۔

4: تفسیر کبیر پانچویں جلد صفحہ 300 میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ: احتج القائلون بتحریم لحوم الخیل بھذہ الآیة.

جو گھوڑے کے گوشت کی حرمت کے قائل ہیں انہوں نے اس آیت سے حجت پکڑی ہے۔

7: تفسیر درمنثور جلد چوتھی صفحہ 111 میں اسی آیت کے تحت ہے کہ:

سال رجل ابن عباس عن اکل لحوم الخیل فکرھھا وقرأ: والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینة.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی شخص نے گھوڑے کا گوشت کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مکروہ بتایا اور یہ آیت تلاوت فرمائی یعنی یہ آیت پڑھی: والخیل والبغال والحمیر سواری اور زینت کے لیے ہیں۔

8: اسی تفسیر درمنثور کی اسی جلد اور اسی صفحہ 111 میں اسی آیت کے تحت ہے کہ: وکان

الحكم يقول الخيل والبغال والحمير حرام فى كتاب الله. اور حکم فرماتے تھے کہ گھوڑا اور خچر اور گدھا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں حرام بیان کیے گئے ہیں۔

9: تفسیر قرطبی پانچویں جلد صفحہ 51 میں اسی آیت کے تحت ہے کہ:

قال مالک قال الله تعالیٰ والخيل والبغال والحمير فجعلها للركوب والزينة ولم يجعلها للاكل وبهذه الآية احتج ابن عباس والحكم بن عتيبة قال الحكم لحوم الخيل حرام فى كتاب الله وسئل ابن عباس عن لحوم الخيل فكرهها وتلاهذه الآية. امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گھوڑا، خچر اور گدھا سواری کے لیے اور زینت کے لیے بنایا ہے اور امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے گھوڑے کو کھانے کے لیے پیدا نہیں فرمایا اور حکم نے فرمایا کہ گھوڑے کا گوشت کتاب اللہ کی رو سے حرام ہے۔ حضرت ابن عباس سے گھوڑے کے گوشت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے مکروہ بتایا اور یہی آیت تلاوت فرمائی۔

10: تفسیر خازن جلد سوم صفحہ 107 میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ:

احتج بهذه الاية من يرى تحريم لحوم الخيل وهو قول ابن عباس وتلاهذه الآية وقال هذه للركوب واليه ذهب الحكم ومالك وابو حنيفة رحمهم الله واستدلوا ايضاً . اسی آیت سے حجت پڑی جس نے گھوڑے کا گوشت حرام جانا اور یہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہے اور انہوں نے یہی آیت پڑھی اور فرمایا یہ سواری کے لیے ہے اور اسی طرف حکم اور مالک اور ابوحنیفہ رحمہم اللہ گئے ہیں۔ یعنی گھوڑے کا گوشت حرام ہے۔ معلوم ہوا کہ اس آیت سے گھوڑے کی حرمت پر استدلال کرنے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اکیلے ہی نہیں بلکہ ان سے پہلے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی ہیں

11: تفسیر مدارک جلد سوم صفحہ 107 میں ہے:
وقد احتج ابو حنيفة رحمه الله على حرمة اكل لحم الخيل .
اس آیت سے بیشک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے حجت یعنی دلیل پکڑی ہے کہ گھوڑے کا گوشت حرام ہے۔
ان تمام حوالوں میں ان لوگوں کو غور کرنا چاہیے جو اپنی جہالت کی وجہ سے کہتے ہیں یا ہٹ دھرمی کی وجہ سے کہتے ہیں کہ امام صاحب نے اس آیت سے حرمت کی دلیل نہیں پکڑی۔
12: تفسیر صاوی جلد دوم صفحہ 305 میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ عند الائمة الثلاثة فاكل الخيل حرام . تینوں ائمہ کے نزدیک گھوڑا کھانا حرام ہے۔
13: احکام القرآن للجصاص جلد سوم صفحہ 237 میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ: روى ابو حنيفة عن الهيثم عن عكرمة عن ابن عباس انه كره لحوم الخيل وتأول: والخيل والبغال والحمير لتركبوها وزينة. امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ہیثم سے روایت کیا اور ہیثم نے عکرمہ سے اور عکرمہ نے ابن عباس سے کہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے گھوڑے کا گوشت مکروہ فرمایا اور آیت: والخيل والبغال والحمير لتركبوها وزينة. کی یہی تاویل فرمائی کہ گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے۔
14: تفسیرات احمدیہ صفحہ 493 کے حاشیہ میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ: قال العلامة علاؤ الدين احتج بهذه الآية من يرى تحريم لحوم الخيل وهوقول ابن عباس وتلاهذه الاية وقال هذاللركوب واليه ذهب الحكم ومالك وابو حنيفة رحمه الله واستدلوا ايضاً . علامہ علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس

آیت سے گھوڑے کے گوشت کی حرمت دیکھنے والوں نے اس آیت سے دلیل لی ہے اور یہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہے کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ یہ سواری کے لیے ہے، اور اسی طرف امام حکم اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ رحمھم اللہ گئے ہیں کہ گھوڑے کا گوشت حرام ہے؛ اور انہوں نے بھی ایسا ہی استدلال فرمایا ہے۔

حوالے تو اس کے علاوہ بھی موجود ہیں طوالت کے خوف سے صرف اتنے ہی تفسیری حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں؛ صاف دل رکھنے والے بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ سب سے پہلے اس آیت سے استدلال کرنے والے کون ہیں۔ البتہ ہٹ دھرمی اور ڈھٹائی کا علاج ہمارے پاس تو کیا دنیا میں کسی شخص کے پاس بھی موجود نہیں؛ ہماری اس بات سے کوئی اتفاق کرے یا نہ کرے یہ اس کی مرضی، گھوڑے کے گوشت کو حرام سمجھنے والوں کو گمراہ کہنا اور بعد میں ''لفظ قطعی'' کی قید بڑھا لینا یہ صاف صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص گھوڑے کے گوشت کو حرام کہے اور حرام قطعی نہ کہے تو وہ گمراہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ حق کہنے کی توفیق عطا فرمائے!

گھوڑے کے گوشت کی ممانعت

15:عن خالد بن الولید ان رسول الله ﷺ نهی عن اکل لحوم الخیل والبغال والحمیر. روایت ہے حضرت خالد بن ولید سے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں ،خچروں اور گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

(مشکوۃ شریف صفحہ 361،ابو داؤد شریف جلد دوم 153،نسائی شریف جلد دوم صفحہ 176،حاشیہ ابوداؤد شریف میں ہے کہ:عند ابی حنیفة کراهة تحرم وقیل تنزیه،والترجیح للحرام. امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک کراہت تحریمہ ہے۔کہا گیا ہے کہ کراہت تنزیہہ ہے اور ترجیح حرام کو ہے۔

16:اشعۃ اللمعات جلد سوم صفحہ 496 میں ہے:آمده است از ابی حنیفه ومالك ازکراہت تحریمی یاتنزیہی درفتاویٰ سراجیه گفته است گوشت اسپ مکروه است نزد ابوحنیفه .... واصح آنست که کراہت تحریمی است ۔ امام ابوحنیفہ سے اور امام مالک رضی اللہ عنہما سے جو کراہت آئی ہے وہ تحریمی ہے یا تنزیہی۔فتاویٰ سراجیہ میں کہا گیا ہے کہ گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے ....اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ کراہت تحریمی ہے۔

17:تفسیرات احمدیہ صفحہ 493 میں ہے: ففیه ردعلی ابی یوسف ومحمد فی جواز اکل الخیل. امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اس آیت سے حرمت خیل کے استدلال میں امام ابو یوسف اور امام محمد کے گھوڑے کھانے کے جواز کا رد ہے اسی صفحہ میں ہے کہ: قیل

انہ کراھة تنزیہ وقیل کراھة التحریم وھوالا صح. کہا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کراہت تنزیہی ہے اور کہا گیا ہے کہ زیادہ صحیح کراہت تحریمی ہے۔

18: کنزالدقائق صفحہ 419 کے حاشیہ میں ہے اختلفوا انہ کراھة التنزیہ اوالتحریم والاصح التحریم ، اس میں اختلاف ہوا ہے کہ کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی۔اورزیادہ صحیح یہ ہے کہ تحریمی ہے۔

19: مراۃ شرح مشکوۃ جلد پنجم صفحہ 673 میں استاذی المکرم حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قدس سرہ العزیز، رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث کے تحت شرح فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ: یہ حدیث حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی دلیل ہے کہ گھوڑا حرام ہے جیسے کہ خچر وگدھا حرام ہے۔اس کی تائید اس آیت کریمہ سے ہے کہ: والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینة. جس سے معلوم ہوا کہ گھوڑے، گدھے اور خچر کی پیدائش سواری اور زینت کے لیے ہے نہ کہ کھانے کے لیے۔ نیز گھوڑا ذریعہ جہاد ہے حتیٰ کہ غنیمت میں اس کا بھی حصہ رکھا جاتا ہے اس کو کھانے سے جہاد کے آلہ کی کمی ہو جانے کا خطرہ ہے۔ الحمدللہ کہ عملاً تمام مسلمان امام اعظم کا قول مانتے ہیں؛ ہم نے عرب وعجم کہیں بھی گھوڑے کا گوشت کھاتے، فروخت ہوتے، مارکیٹ میں آتے نہ دیکھا۔

اور صفحہ 674 میں لکھا ہے کہ: یہ حدیث ابن ماجہ نے بھی روایت کی، منذری نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے، ابوداؤد نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے صحابہ کرام سے گھوڑا کھانا ثابت ہے، مگر حق یہ ہے کہ حدیث قرآنی آیات اور دوسری روایت کی تائید سے قوی ہے۔ جن صحابہ کرام نے گھوڑا کھایا وہ یا تو حرام ہونے سے پہلے کھایا یا انہیں ممانعت کی حدیث پہنچی نہیں بے خبری میں کھایا (از مرقات) ہم مرات کے مقدمہ میں عرض کر چکے ہیں کہ امام

اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ کی احادیث کوضعیف ثابت کرنا آسان نہیں۔

20: استاذی المکرّم مفتی اعظم اقتدار احمد خاں رحمتہ اللہ علیہ نے تفسیر نعیمی پارہ چودھواں صفحہ 175 میں لکھا ہے کہ گھوڑا کھانا حرام ہے جن ائمہ نے اس کوحلال جانا ہے غلطی پر ہیں۔ یہ مسئلہ والخیل والبغال اور حمیر کے ساتھ ذکر کرنے اور منھا تاکلون سے علیحدہ کرنے سے مستنبط ہوا۔

اور العطایا الاحمدیہ جلد سوم صفحہ 332 میں لکھا ہے کہ: ثابت ہوا کہ روایتاً، درایتاً، عقلاً، فکراً گھوڑا حرام ہے۔

21: فتاویٰ رضویہ شریف بیسویں جلد صفحہ 310 طبع جدید رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ لاہور میں ہے کہ صاحبین کے نزدیک حلال ہے اور امام مکروہ فرماتے ہیں قول امام پر فتویٰ ہوا کہ کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی اور اصح وراجح کراہت تحریم ہے۔ اور صفحہ 311 میں ہے کہ کراہت امام صاحب رضی اللہ عنہ کا قول ہے پس مکمل احتراز میں بہتری ہے۔ اور صفحہ 312 میں ہے کہ ہمارے امام اعظم علیہ الرضوان کے مذہب میں گھوڑا مکروہ تحریمی ہے یعنی قریب بحرام۔

معلوم ہوا کہ اگر امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کا اپنے وصال مبارک سے تین دن پہلے اس بارے میں رجوع کرنے والی بات جھوٹی افواہ نہ ہوتی تو حکیم الامت جو کہ مفسر قرآن اور شارح احادیث بھی تھے وہ کبھی بھی گھوڑے کو حرام نہ لکھتے اور اعلیٰ حضرت جو کہ مجدد دین تھے مخرب دین نہیں تھے کبھی بھی نہ لکھتے کہ مکمل احتراز میں بہتری ہے۔ نیز علم اصول کا قانون ہے کہ جب رخصت وممانعت یا حلت وحرمت والی احادیث موجود ہوں تو ترجیح ممانعت وحرمت کو ہوگی گھوڑے کی حرمت پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے استدلال کے بارے میں

اسکے علاوہ بھی بہت سے حوالے موجود ہیں جو بوقت ضرورت پیش کیے جا سکتے ہیں چونکہ مولانا مقبول احمد رضوی جلالی مدظلہ العالی نے اپنی کتاب "حکم لحم الخیل عند الاحناف" میں بڑے عمدہ انداز میں تفصیل فرمادی ہے اس لیے اتنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے تفصیل کے لیے مولانا مقبول صاحب کی کتاب کا مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ مفید رہے گا۔

اب ہم بیگ قلعداری کی کتاب کے متعلق لکھنا ضروری سمجھتے ہیں ملاحظہ فرمائیں!

ہم نے مرزا بیگ قلعداری سے استفسار کیا کہ آپ نے صفحہ 47 میں لکھا ہے کہ عجیب بچگانا اعتراض ہے کیونکہ حلال جاندار ہونے کے لیے قربانی لگنا لازم نہیں۔

آپ سے گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر بتائیں کہ جن کتب کی عبارات سے گھوڑے کی قربانی کا ثبوت ملتا ہے یا جن کتب میں صراحتاً گھوڑے کی قربانی کو جائز لکھا ہے صحیح لکھا ہے یا غلط جس کا جواب یوں دیا گیا کہ آپ کا محبت نامہ موصول ہوا حق کی تائید کی اللہ آپ کو جزا دے کتاب ساتھ بھیج رہا ہوں کتاب کا جو اقتباس آپ نے دیا بار دیگر اسکا مطالعہ کریں۔

الحمدللہ ہم نے حق کی تائید کی بیگ قلعداری کی تائید نہیں کی ہم نے لکھا تھا کہ اتنے اہم مسئلہ کو جس انداز سے آپ نے لکھا ہے آپ کا ہی حصہ تھا اس کا صاف صاف مطلب جو اس کی سمجھ میں نہ آیا وہ یہ تھا کہ اتنے اہم مسئلہ کو جس طرح تو نے کذب وافترا کی بھرمار کر کے لکھا ہے یہ بدبختی تیرا ہی خاصہ تھا کوئی بھی شخص ایسی غلیظ ترین جسارت کر کے اپنی عاقبت کو برباد نہیں کر سکتا ہم نے جو محترم ومکرم لکھا تو اسکا مطلب بھی یہی تھا کہ تو اپنے ہم نواؤں کے نزدیک محترم ومکرم ہے ہم نے جو تیرے لیے دعا لکھی تھی کہ رب تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ تائید حق کی توفیق عطا فرمائے تو اسکا مطلب بھی یہی تھا کہ رب تعالیٰ تجھے کذب وافترا کی دلدل سے نکال کر سچ لکھنے کی توفیق عطا فرمائے!

مرزا بیگ اگر عقل کا اندھا نہ ہوتا تو اس کے ذہن میں یہ باتیں فوراً آجاتیں اگر جامعہ اشرفیہ کے عبدالسلام صاحب اپنی تحریر کی بعد میں وضاحت فرما سکتے ہیں اور وضاحت کے لیے لفظ ''قطعی'' کا اضافہ فرما سکتے ہیں تو ہم بھی اپنے الفاظ کی حقیقی وضاحت کر سکتے ہیں۔

بیگ قلعداری نے جواباً جو تحریر لکھ کر بھیجی اس کے آخر میں جو اس نے دستخط کیے وہ یوں کیے کہ: ''بیگ قلعداری'' اس لیے ہم بھی اس کے لیے بیگ ہی لکھیں گے۔

بیگ قلعداری کی کتاب کے صفحہ 7 میں خطبہ کی ابتدا یوں کی گئی ہے کہ: الحمدلله الذی انزل الفرقان الی یوم الدین. بیگ قلعداری نے اس کا ترجمہ کیوں نہیں کیا یہ تو وہ خود ہی بہتر جانتا ہے اتنی بات ضرور کہی جا سکتی ہے کہ چونکہ اس نے اپنے نام کے ساتھ لفظ علامہ کا دم چھلا لگا رکھا ہے اس لیے اس نے اپنی علمی قابلیت کی فصاحت و بلاغت کا اظہار کرنے اور اپنی علمی قابلیت کی دھونس جمانے کی غرض سے بھی عربی کی یہ عبارت لکھ دی اگر وہ کہے کہ اس کا ترجمہ ہے کہ: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے قیامت کے دن فرقان نازل کیا تو یہ اس کا کفر ہے۔ اس لیے کہ اس سے لازم آتا ہے کہ قیامت آچکی ہے۔ اس لیے یہ ترجمہ بیگ قلعداری کا سراسر کفر ہے۔ اگر یہ کہے کہ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے جس نے یکدم ایک بار میں ہی فرقان کو نازل کیا کیوں کہ انزل کا معنی ہے یکدم ایک بار میں فرقان نازل فرمانا قیامت کے دن، تو یہ بھی خالص کفر ہے اس لیے کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے: انا انزلنه فی لیلة القدر . بیشک ہم نے اسے شب قدر میں اتارا۔

اور قلعداری قرآن مجید کی تکذیب کرتے ہوئے کہہ رہا ہے کہ قیامت کے دن میں نازل کیا گیا اس لیے اس کا یہ ترجمہ بھی کفر یہ ہوا اور اس کے اس ترجمہ سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ جس وقت نزول قرآن ہوا اسی وقت قیامت بھی برپا ہو گئی تھی۔ اگر یہ کہے کہ اس کا ترجمہ یہ ہے

کہ: تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جو قیامت تک فرقان کو نازل فرماتا رہے گا تو اسکا یہ ترجمہ بھی سو فیصد کفریہ ہے کیوں کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ: تبرک الذی نزل الفرقان علی عبده . بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر۔

اس کلام ربانی میں لفظ ''نزل'' ہے جس کا معنی ہے تھوڑا تھوڑا اتارنا۔ قرآن مجید تقریباً تیس برس تک نازل ہوتا رہا اور یہ کہتا ہے کہ یک دم قیامت تک نازل ہوتا رہے گا یکدم نازل ہونا اور قیامت تک نازل ہوتے رہنا اجتماع نقیضین ہے اور یہ محال ہے؛ گویا کہ اس کے نزدیک قرآن مجید ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔

رافضی کہتے ہیں کہ: اصلی قرآن مجید کو امام مہدی لے کر غار میں چھپے ہوئے ہیں اور قیامت کے قریب لے کر آئیں گے اور قلعداری ایک نئی سر ایجاد کر کے کہہ رہا ہے کہ قرآن مجید قیامت تک نازل ہوتا رہے گا۔ کیا معلوم اس قلعداری کے نظریہ کی رو سے قرب قیامت بھی مکمل ہو گا یا کہ ادھورا ہی رہ جائے گا اور قیامت آجائے گی۔ اگر یہ کہے کہ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں کہ: جو آہستہ آہستہ فرقان قیامت تک نازل فرماتا رہے گا کیوں کہ میں نے جو انزل الفرقان لکھا ہے اس میں انزل ماضی بمعنی مستقبل ہے یہاں انزل یعنی ماضی نہیں۔ تو بھی اس کا یہ معنیٰ کفریہ ہے۔

موجودہ دور میں ہم نے ایسے بھی دیکھے ہیں کہ جو اردو کی عبارت کفریہ لکھ دیتے ہیں اگر کوئی پوچھے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہاں ماضی بمعنی مستقبل ہے گویا کہ انہوں نے کفر کو چھپانے کی غرض سے بجائے اپنی اصلاح کے اپنی ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اردو میں بھی یہ بات قانون بنا ڈالی؛ قلعداری کا یہ ترجمہ بھی اس لیے سراسر خالص سو فیصد کفریہ ہے کہ اس نے قرآن مجید کی تکذیب کرتے ہوئے انزل کا معنی آہستہ آہستہ یعنی تھوڑا تھوڑا نازل کرنا کر دیا

ہے غرض یہ کہ بیگ قلعداری پر کفر ہر طرح سے عاشق ہے اگر یہ کہے کہ یہ چاروں معنی مراد نہیں تو اس کو چاہیے کہ اپنے ان عربی کے الفاظ پر قائم رہتے ہوئے ان کا ترجمہ لکھے اور ہمیں بھیج دے تا کہ ہمیں بھی معلوم ہو جائے کہ اس کے نزدیک صحیح ترجمہ کون سا ہے ورنہ اس پر علانیہ توبہ لازم ہے اور توبہ نامہ لکھ کر شائع کر کے تقسیم کرے کیوں کہ اس نے تحریر ہی ایسی لکھی ہے کہ جس کے ترجمہ کی بنا پر اس پر توبہ لازم ہے؛ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو قلعداری مرزا بہشت بیگ نہیں رہے گا بلکہ قطعی جہنم بیگ کہلانے کا مستحق ہو جائے گا۔

یہ تو اس کی کتاب کی پہلی عبارت ہے یہ بالکل سچی بات ہے کہ:

خشت اول چوں نہد معمار کج ۔ تاثریامی رود دیوار کج

بیگ قلعداری کی کتاب کے صفحہ 7 میں لکھا ہوا ہے کہ مسئلہ کا آغاز گھوڑے کے مستعمل پانی کے حکم سے چلا تھا۔ صفحہ 8 میں لکھا ہوا ہے کہ ایک مقتدی نے سوال کیا کہ گھوڑے کا جھوٹا حلال جانوروں کی طرح پاک کیوں ہے؟ تو زید نے کہا کہ گھوڑا ابھی تو حلال ہے۔ اور صفحہ 9 میں لکھا ہوا ہے کہ زید کو امامت سے فارغ کر دیا گیا۔

الجواب الصحیح بعون اللہ والنبی . بہت ہی اچھا کیا گیا کہ ایسے انتشار پسند کو امامت سے فارغ کر دینا ہی اچھا کام تھا اس کم عقل امام کو اپنی بیوقوفی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے تھا اس کو چاہیے تو یہ تھا کہ جب اس سے گھوڑے کے مستعمل پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تھا تو کتب فقہ کے مطابق جواب دیتا کہ گھوڑے کا جوٹھا آدمی کے جوٹھے کی طرح ہے۔ اس کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ تمام علاقہ حکیم الامت، مفسر قرآن، شارح بخاری ومشکوٰۃ، مفتی اعظم پاکستان، حضرت مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ اور مفسر قرآن، مفتی اعظم اقتدار احمد خان رحمۃ اللہ علیہما کا اور ان سے فیض یافتہ بزرگوں کا علاقہ ہے۔ یہ علاقہ اعلیٰ

حضرت عظیم المرتبت مجدددین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے ماننے والوں کا علاقہ ہے یہاں وہی بات قبول کی جائے گی جوان عظیم ہستیوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی بات پیش کی ہے جس کا ہم نے باحوالہ ثبوت پیش کیا ہے اس کے علاوہ کسی بھی فریق بندی کرنے والے مکار شرپسند کی بات قابل قبول نہیں ہوگی اور نہ ہی قلعداری اسپ خور کی چیخ وپکار سنی جائے گی۔

بیگ قلعداری کی کتاب کے صفحہ 22 میں لکھا ہے کہ مولانا مقبول احمد صاحب اندر سے بضد رہے اور بظاہر میرے پاس کتنے ہی افراد اس غرض سے بھیجے کہ صلح کرلو میں نے کہا کہ اس سے بڑی بات ہی کیا۔وان جنحوا للسلم فاجنح لها وتوكل على الله.

الجواب الصحیح بعون الله والنبی . بیگ قلعداری کی اس پیش کردہ قرآنی آیت کے الفاظ کا معنی یہ ہے کہ اگر کفار صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھک جاؤ۔ یہ حکم قیامت تک کے عام کفار کے لیے ہے مرتدین کے لیے نہیں، مرتدین کے لیے دو ہی چیزیں ہیں: قتل یا اسلام۔ بیگ قلعداری کی اس تحریر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے نظریہ کی رو سے مولانا مقبول احمد رضوی صاحب کو کافر سمجھتا ہے اسی لیے اس نے یہ آیت جو کفار کے متعلق نازل ہوئی اس کو مولانا مقبول احمد صاحب پر چسپاں کر دیا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ خارجیوں اور ملحدین کو اللہ کی مخلوق میں بدتر سمجھتے تھے کیوں؟

اس لیے کہ خارجی اور ملحدین جو آیات کفار کے بارے میں نازل ہوئی تھیں ان آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے تھے۔ بیگ قلعداری نے خارجیوں اور ملحدوں کی روش اختیار کر کے اپنے شریرالنفس اور بدترین مخلوق ہونے کا ثبوت دے دیا ہے اگر بیگ قلعداری نے علانیہ توبہ کر کے اور اپنی اس روش سے باز آ کر مولانا مقبول احمد رضوی کے پاؤں سے چمٹ

کر معافی نہ مانگی تو یہی ثابت ہوگا کہ واقعی بیگ قلعداری بدتر مخلوق اور جہنم بیگ ہے۔

بیگ قلعداری کی کتاب صفحہ 22 میں لکھا ہوا ہے کہ صلح تو بڑی اچھی چیز ہے لیکن کس بات پر صلح؟ کہ میں بھی مولانا مقبول صاحب کی طرح یہ کہوں کہ گھوڑا حرام ہونے پر اجماع ہے اگر اس بات پر صلح ہے تو یہ ناممکن ہے۔

الجواب الصحیح بعون اللہ والنبی . ہم وضاحت کر آئے ہیں کہ مفسر قرآن، شارح احادیث، حکیم الامت مفتی احمد یار خاں قدس سرہ نے مراۃ شرح مشکوٰۃ جلد پنجم صفحہ 674 میں تحریر فرمایا ہے کہ: الحمدللہ کہ عملاً تمام مسلمان امام اعظم کا قول مانتے ہیں ہم نے عرب و عجم کہیں بھی گھوڑے کا گوشت کھاتے، فروخت ہوتے، مارکیٹ میں آتے نہ دیکھا۔ اگر مولانا مقبول احمد رضوی صاحب نے اس تحریر کی رو سے اجماع کہہ دیا ہو تو اس میں کون سا کفر لازم آ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے صلح نہیں ہو سکتی۔ ہم کہتے ہیں کہ اجماع کی بات کو رہنے دو آؤ گھوڑے کی حرمت کو تسلیم کر کے دشمنی ترک کرتے ہوئے صلح کر لو ہم تو گھوڑے کو حلال کہنے کی وجہ سے ہی کسی سے عداوت نہیں رکھتے بلکہ ہماری تو اس کے ساتھ صلح ہی صلح ہے۔ بیگ قلعداری کی اس روش سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کا فریق بندی کرنا اس لیے نہیں کہ مولانا مقبول احمد صاحب نے گھوڑے کی کراہت پر لکھا ہے۔ درپردہ بات کچھ اور ہی ہے کہ جس کی وجہ سے یہ اوچھے ہتھکنڈوں پر اتر آیا ہے۔

بیگ قلعداری کی کتاب کے صفحہ 47 میں لکھا ہے کہ: اگر گھوڑا ہلاک ہونے کے قریب ہو تو مفتی فتوئی دے کہ اس کو ذبح کیا جائے اور اس کا مالک اس کو کھائے تاکہ مؤمنین کا حق ضائع نہ ہو۔

الجواب الصحیح بعون اللہ والنبی . بیگ قلعداری یہ بتائے کہ گھوڑے کا گوشت

کھانا فرض کفایہ ہے یا سنت کفایہ ہے، کہ اگر ایک شخص کھالے تو دوسرے بری الذمہ ہوجائیں گے؟

گھوڑے کے متعلق اس نے اپنی تحریر میں لکھا ہے کہ گھوڑے کا گوشت جمہور علماء و جمہور احناف کے نزدیک مطلقاً حلال ہے۔ یہ کیسا مطلقاً حلال ہے کہ ہلاک ہونے کے قریب ہو کر بھی کسی مفتی کے فتوے کے بغیر ذبح نہیں ہوسکتا اور مالک کے سوا کوئی دوسرا اسکو کھا بھی نہیں سکتا۔ قلعداری کی اس روش سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس خبیث النفس کو اپنی تحریروں پر بھی اعتماد نہیں، حالانکہ کتابوں سے تلاش کر کے لکھ رہا ہے اور یہ بھی نہیں سمجھتا کہ کتابیں کیا کہہ رہی ہیں اور یہ خود کیا بکواسات لکھ رہا ہے اس نے گھوڑے کی قربانی کو اپنی کتاب کے صفحہ 47 میں ہرن اور خرگوش اور مرغے پر معلق کر دیا ہے اس کو بتانا چاہیے کہ اگر ہرن ہلاک ہونے کے قریب ہو یا خرگوش ہلاک ہونے کے قریب ہو یا مرغ ہلاک ہونے کے قریب ہو تو ان کے لیے بھی کسی مفتی سے فتویٰ لے کر انہیں ذبح کیا جائے گا اور اس کا مالک ہی اس کو کھائے گا کہ دوسرے بھی کھا سکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ کوئی ایسی بات ضرور ہے جو اس کو گھوڑا ذبح کرنے کے لیے کسی مفتی سے فتویٰ حاصل کرنے پر ابھار رہی ہے۔ قلعداری کی اس روش سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ قریب المرگ گھوڑوں کا گوشت کھانے کا بچپن سے ہی عادی ہے کہ لوگوں سے چھپ چھپ کر کھاتا رہا ہے اب اس کو قریب المرگ گھوڑے کو ذبح کر کے بمعہ اپنے ہمنواؤں کے سرِ عام ہمارے سامنے کھا کر یہ ثابت کرنا پڑے گا کہ یہ: **لما تقولون مالا تفعلون** . کے زمرہ میں نہیں ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ یہ: **لما تقولون مالا تفعلون** . کے زمرے میں ہے اس کو قریب المرگ گھوڑے کو ذبح کرنے سے لے کر کھانے تک ویڈیو بھی بنوانی پڑے گی اگر قلعداری یہ کہے کہ ایسا گھوڑا جو ہلاک ہونے کے قریب ہو

مجھے دستیاب نہیں تو ہم اس کے خادم موجود ہیں ہمیں حکم دے تو ہم قریب المرگ گھوڑا کسی نہ کسی جگہ پڑا ہوا اس کو بتا دیں گے اور یہ وہاں سے اٹھا کر اپنے گھر لے جائے اور اسے ذبح کر کے کھائے تا کہ مؤمنین کا حق ضائع نہ ہو اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ حتی الوسع جہاں کہیں بھی قریب المرگ گھوڑے کی اطلاع ملی تو ہم فوراً بلا تاخیر اس کو بتا دیا کریں گے تا کہ حق مومنین ضائع نہ ہو۔ ہماری یہ گزارش گر قبول افتدز ہے عزوشرف۔ اگر اس نے گھوڑے کا گوشت اپنے ہمنواؤں سے مل کر کھا کر نہ دکھایا تو یہی سمجھا جائے گا کہ بیک قلعداری انتہائی درجہ کا کذاب اور مکار ہے جو کہ اپنی مرغوب ترین غذا گھوڑے کا گوشت کھا کر بھی نہیں دکھاتا۔

بیک قلعداری نے اپنی کتاب کے صفحہ 44 میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے وفات سے تین روز پہلے گھوڑے کی حرمت سے رجوع کر لیا تھا۔ صفحہ 39 میں لکھا ہے کہ: امام اعظم کا اپنے وصال سے تین دن پہلے اس کی حرمت سے ہی رجوع ثابت ہے اور صفحہ 19 میں ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات سے تین دن پہلے گھوڑے کے حرام ہونے کے قول سے رجوع کر لیا تھا۔ پہلی تحریر مفتی عبدالقیوم ہزاروی کی پیش کی گئی ہے دوسری تحریر حاشیہ طحطاوی اور تبیین الحقائق سے لکھی گئی ہے اور تیسری تحریر الدر المختار سے لکھی گئی ہے۔ قلعداری کی ان تینوں تحریروں سے معلوم ہوا کہ ''امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ گھوڑے کی حرمت کے قائل تھے'' اور قلعداری امام صاحب کی تکذیب بھی کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی کتاب کے صفحہ 37 میں اپنا موقف یوں بیان کیا ہے کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک گھوڑا مکروہ ہے۔ قلعداری کی مکاری اور دجل فریب کی انتہا یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ اپنی کتاب کا انتساب بھی ان کی طرف کرتا ہے اور تکذیب بھی کرتا جاتا ہے۔

چہ دلاوراست دزدے کہ بکف چراغ دارد ۔ اگر بیگ قلعداری یہ کہہ دے کہ میری تحقیق کی رو سے امام صاحب کا گھوڑے کو مکروہ سمجھنا مکروہ تنزیہی مراد ہے تو اس کا یہ قول بھی کالبول ہے کیوں کہ درمختار جلداول صفحہ 157 میں ہے کہ: قال ابو یوسف قلت لابی حنیفة اذا قلت فی شی اکرهه ممارایک فیه قال: التحریم . امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ جب آپ کسی چیز کے متعلق یہ فرمائیں کہ میں اس کو مکروہ سمجھتا ہوں تو اس سے آپ کی کیا مراد ہوتی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: حرمت مراد ہوتی ہے۔ اس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ امام صاحب کے نزدیک گھوڑا حرام ہے۔ ردالمختار کو جتنا حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سمجھتے تھے جتنا ان کا مطالعہ تھا بیگ قلعداری اگر ناک رگڑ رگڑ کر بھی مرجائے تو پھر بھی تادم مرگ ان کے برابر اس کا مطالعہ نہیں ہو سکے گا۔ اگر امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے رجوع والی بات جھوٹی نہ ہوتی تو یہ عظیم ہستیاں بھی گھوڑے کو حلال کہہ دیتیں ان کی نظر سے رجوع والی بات پوشیدہ نہ تھی۔

بیگ قلعداری نے اپنی کتاب کے صفحہ 19 اور صفحہ 20 میں لکھا ہے کہ امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ الرحمان کا فتاویٰ رضویہ اس میں بھی اعلیٰ حضرت نے صاحب درمختار کا قول نقول کیا ہے کہ گھوڑا حلال ہے۔

الجواب الصحیح بعون اللہ والنبی . بیگ قلعداری خبیث النفس نے اپنی خباثت قلبی کا بھرپور مظاہرہ کرنے کے لیے اپنی تمام شیطانی توتیں صرف کر ڈالیں اس کو فتاویٰ رضویہ شریف میں صاحب درمختار کا قول تو نظر آ گیا مگر اعلیٰ حضرت نے جو فیصلہ صادر فرمایا جو کہ آفتاب نصف النہار کی طرح چمک رہا ہے اس کو وہ نظر نہ آیا۔ گر نہ بیند بروز

اگراس کو وہ فیصلہ نظر نہیں آیا تو اس شپرہ شپرہ چشم ۔چشمہ آفتاب راچہ گناہ۔ چشم کا اپنا قصور ہے اعلیٰ حضرت کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ ممکن ہے کہ اس نے اعلیٰ حضرت کا یہ فیصلہ بھی پڑھا ہو اور اس کو گھوڑے کی بریانی سمجھ کر ہڑپ کر گیا ہو، یہ ممکن ہے کہ گھوڑے کے گوشت کا قیمہ سمجھ کر ہڑپ کر گیا ہو، ممکن ہے چسکہ لسانی کے لیے اعلیٰ حضرت کے فیصلہ کو گھوڑے کے گوشت کا شوربہ سمجھ کر پی گیا ہو۔ قلعداری کی اس روش سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتمان حق کا عادی ہے اس لیے اس نے ایسی غلیظ ترین حرکت کی ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو فتاوی رضویہ شریف میں، فیصلہ صادر فرمایا ہے ہم اس کو پہلے بھی بتا چکے ہیں اب دوبارہ پھر بتا دیتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے جو فیصلہ صادر فرمایا وہ یہ ہے کہ: کراہت امام صاحب رضی اللہ عنہ کا قول ہے پس مکمل احتراز میں بہتری ہے دوسرے مقام پر آپ نے لکھا ہے کہ اصح وراجح کراہت تحریم ہے۔ تیسرے مقام پر آپ نے لکھا ہے کہ ہمارے امام اعظم علیہ الرضوان کے مذہب میں گھوڑا مکروہ تحریمی ہے یعنی قریب بحرام۔ الحمد للہ ہم اعلیٰ حضرت اور حکیم الامت کے موقف کو سو فیصد درست مانتے ہیں نہ ہی آج تک گھوڑے کا گوشت کھایا ہے اور نہ ہی انشاء اللہ آئندہ کھائیں گے قلعداری اگر اب بھی امام اعظم کا مذہب جو اعلیٰ حضرت اور حکیم الامت نے بتایا ہے اس کا انکار کرتے ہوئے گھوڑے کا گوشت چٹخارے لے لے کر کھا کر دکھا دے تو ہمیں ہرگز تعجب نہ ہوگا بلکہ ہمارے لیے خوشی کا باعث ہوگا کہ اس نے عملاً کھا کر دکھا دیا ہے اور اگر قریب المرگ گھوڑے کو ذبح کر کے، اس کو کھا کر نہ دکھائے تو لوگ یہی سمجھیں گے کہ اس کو اپنی تحریر پر بھی اعتماد نہیں۔ جس شخص کو اپنے نظریہ پر اعتماد نہ ہو تو دوسرے لوگ کب اس کے گندے نظریہ پر اعتماد کریں گے قلعداری گھوڑے کو مطلقاً حلال بھی مانتا ہے جیسا کہ اس نے اپنی تحریر کے ابتداء میں لکھا ہے اور کھا کر بھی نہیں

دکھاتا؛ قلعداری کی اس روش نے اس کو اس مقولہ کا مصداق بنا دیا ہے کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور، چبانے کے اور۔

بیگ قلعداری نے اپنی تحریر کے ابتدا میں لکھا ہے کہ گھوڑا مطلقاً حلال ہے اور اپنی کتاب کے صفحہ 50 میں لکھا ہے کہ قریب بحلال یعنی مکروہ تنزیہی۔

الجواب الصحیح بعون الله والنبی . بیگ قلعداری کی ان دونوں تحریروں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے نفس امارہ نے اسے قریب المرگ گھوڑے کا گوشت کھانے پر مجبور کر دیا تھا تو گھر سے نکلتے وقت گھوڑے کو مطلقاً حلال جانتے ہوئے گھر سے نکلا جب اس کو ہلاک ہونے کے قریب گھوڑا مل گیا تو اس کو اپنے گھر کی طرف گھسیٹنے لگا جب اپنے گھر میں لانے کے لیے کامیاب نہ ہوا تو مکروہ تنزیہی قریب بحلال کہہ کر چھوڑ دیا۔ قلعداری کا مکروہ تنزیہی کہنے سے بھی چھٹکارہ نہ ہوا کیوں کہ بہار شریعت حصہ دوم صفحہ 8 میں لکھا ہوا ہے کہ: مکروہ تنزیہی جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں۔ فتاویٰ یورپ صفحہ 170 میں ہے کہ مکروہ تنزیہی وہ ہے جس کا کرنا شرع شریف کو پسند نہیں اس کا مرتکب قابل سرزنش ہوسکتا ہے۔ درمختار جلد اول صفحہ 93 میں ہے کہ: المکروہ تنزیھا وھو ما کان ترکه اولی من فعله .

مکروہ تنزیہی کا ترک اس کے کرنے سے بہتر ہے۔ ان تینوں کتب سے بھی ثابت ہو گیا کہ گھوڑا کھانا شرع شریف کو پسند نہیں اور اس کا ترک اس کے کھانے سے بہتر ہے۔ اور اصول شرع چار ہیں: کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، اجماع امت اور قیاس۔ معلوم ہوا کہ اصول شرع کی رو سے بھی گھوڑا کھانا اچھا نہیں جس کو کھانے کے لیے بیچارہ بیگ قلعداری ترس رہا ہے ہم پورے وثوق سے یہ کہتے ہیں کہ قلعداری اسپ خور کے خاص قریبی دوست بھی اسپ خوری میں اس کا ساتھ نہیں دیں گے اگر اس کو ہماری اس بات میں شک وشبہ ہے

تو گھوڑے کا گوشت پکا کر ان کی دعوت کر کے دیکھے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ اس کی روش کو اپناتے ہوئے اس کو یہ تو کہہ دیں گے کہ تو اکیلا ہی قریب المرگ گھوڑے کا گوشت: ذق انت العزیز الکریم . کیوں کہ: لکم دینکم ولی دین. لیکن اسپ خوری میں اس کا ساتھ نہیں دیں گے۔

اسپ خور قلعداری نے اپنی کتاب کے صفحہ 19 میں لکھا ہے کہ علامہ ابن عابدین نے گھوڑے کے گوشت کو مکروہ تنزیہی کہا ہے (یعنی قریب بحلال) اور صفحہ 39 میں لکھا ہے کہ: امام اعظم نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا کہ گھوڑے کا گوشت کھانا مکروہ تنزیہی ہے اور صفحہ 21 میں لکھا ہے کہ امام مالک کے قول کراہت سے مراد تنزیہی ہے۔

الجواب الصحیح بعون اللہ والنبی . قلعداری اسپ خور کو یہ بھی اقرار ہے کہ: علامہ ابن عابدین نے گھوڑے کو مکروہ تنزیہی کہا ہے، امام مالک کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہے، صاحبین کے نزدیک بھی مکروہ تنزیہی ہے درمختار جلد پنجم صفحہ 200 میں تو یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ: لاخلاف بین الامام وصاحبیه لانهما وان قالا بالحل لکن مع کراهة التنزیه . امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبین کا اس بات میں کوئی اختلاف نہیں اگر ان دونوں نے حلال کہا ہے تو کراہت تنزیہی کے ساتھ کہا ہے۔ جس کو قلعداری اسپ خور قریب بحلال کہہ رہا ہے اور درمختار کی اسی جلد اور اسی صفحہ میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ: یکره اکل لحم الفرس عند ابی حنیفة والمکروه تحریمایطلق علیه عدم الحل . امام ابوحنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت مکروہ ہے اور مکروہ تحریمی کا اطلاق عدم حلال پر ہوتا ہے۔ قلعداری اسپ خور نے عجیب ہی وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ کہیں تو گھوڑے کو مطلقاً حلال لکھتا ہے اور کبھی مکروہ تنزیہی قریب بحلال اور کبھی لکھتا ہے کہ کراہت

تنزیہی پر فتویٰ ہے؛ خود ہی جن بزرگوں کے حوالے پیش کرتا ہے ان کی تکذیب بھی کرتا چلا جاتا ہے ولا الی ھولاء ولا الی ھولاء کی تصویر بنا ہوا ہے۔ اب یہ قلعداری اسپ خور خود ہی بتائے کہ اس کی مطلقاً حلال والی بات سچی ہے یا مکروہ تنزیہی قریب بحلال والی بات سچی ہے؛ کیونکہ اس کے نزدیک وعلیہ الفتویٰ مکروہ تنزیہی قریب بحلال پر فتویٰ ہے، اس کی دونوں باتیں جھوٹی ہیں یا ایک بات جھوٹی ہے قرآن مجید میں ہے کہ: واجتنبوا قول الزور. اور بخاری شریف اور مسلم شریف میں ہے کہ: فان الکذب یھدی الی الفجور والفجور یھدی الی النار. معلوم ہوا کہ قلعداری اسپ خور جھوٹ بول کر اور جھوٹ لکھ لکھ کر مرزا جہنم بیگ ہو چکا ہے۔

اسپ خور قلعداری نے اپنی کتاب کے صفحہ 46 میں لکھا ہے کہ حرمت وحلت کے وقت حرمت کی ترجیح کا قاعدہ یہاں نہیں لگ سکتا کیونکہ آیت سے استدلال ہی باطل ہے۔ صفحہ 28 میں لکھا ہے کہ یقیناً استدلال فاسد ومردود ہے۔ تھوڑا سا آگے جا کر اسی صفحہ میں لکھا ہے کہ مولانا خواہ مخواہ باطل وفاسد استدلال کرنا چھوڑ دیں۔

الجواب الصحیح بعون اللہ والنبی . قلعداری اسپ خور نے جو یہ لکھا ہے کہ حرمت وحلت کے وقت حرمت کی ترجیح کا قاعدہ یہاں نہیں لگ سکتا یہ اس نے اس لیے لکھا ہے کہ یہ قاعدہ اس کی اسپ خوری میں رکاوٹ کا سبب بنتا ہے اس قلعداری اسپ خور منہ پھٹ باطل وفاسد اور مردود اور خبیث النفس نے دریدہ دہنی کرتے ہوئے جس استدلال کو باطل وفاسد اور مردود لکھ کر خود اپنے ہی گمراہ بددین ہونے کا ثبوت دے دیا ہم بتاتے ہیں کہ وہ استدلال کس کس نے کیا ہے کہ جس استدلال کو باطل وفاسد اور مردود کہہ کر یہ جہنم بیگ ہو چکا ہے۔ قلعداری اسپ خور نے جو یہ لکھا ہے کہ مولانا خواہ مخواہ باطل وفاسد استدلال کرنا چھوڑ دیں

یہ قلعداری کا سو فیصد خالص سفید جھوٹ ہے۔لعنۃ اللہ علی الکذبین. مولانا مقبول احمد رضوی صاحب کو کیا مجبوری لاحق تھی کہ اپنی طرف سے کوئی بات لکھتے انہوں نے جو کچھ بھی لکھا ہے وہ پہلے سے ہی لکھا ہوا موجود تھا، قلعداری اگر ان کی پوری کتاب میں سے یہ ثابت کردے کہ انہوں نے ہی یہ استدلال کیا ہے اس سے قبل کسی صحابی یا تابعی نے یہ استدلال نہیں فرمایا تو پھر منہ مانگا انعام حاصل کرے ورنہ گھوڑا خوری سے باز آکر ان کا موقف قبول کر کے فلاح وکامرانی سے مالامال ہو جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ جلد پنجم صفحہ 540 میں ہے کہ: ان ابن عباس کان یکرہ لحوم الخیل والبغال والحمیر وکان یقول قال اللہ جل ثناؤہ (والانعام خلقها لكم فيها دف ء ومنافع ومنها تاكلون) فهذه للاكل (والخيل والبغال والحمير لتركبوها) فهذه للركوب. حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کا گوشت مکروہ جانتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اللہ جل ثناؤہ نے فرمایا کہ اور چوپائے پیدا کیے ان میں تمہارے لیے گرم لباس اور منفعتیں ہیں اور ان میں سے کھاتے ہو یہ کھانے کے لیے ہیں اور گھوڑے، خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو، یہ سواری کے لیے ہیں، اسی مصنف ابن ابی شیبہ جلد پنجم 541 میں ہے کہ: عن مجاهد انه سئل عن لحوم الخيل فقال والخيل والبغال والحمير لتركبوها كانه كره لحومها. حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ جو کہ تابعی ہیں ان سے گھوڑے کے گوشت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی: والخیل والبغا والحمیر گویا کہ انہوں نے اس کے گوشت کی کراہت کا اظہار فرمایا۔ قلعداری اسپ خور ملعون کے نزدیک صحابی رسول اور تابعی ان دونوں نے باطل وفاسد اور مردود استدلال کیا ہے امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قرآن مجید کی سورۃ نحل کی اسی

آیت اور اس حدیث پاک سے استدلال ہم باحوالہ بیان کر چکے ہیں اس قلعداری اسپ خور ازلی بدبخت کے نزدیک امام صاحب نے بھی باطل اور فاسد اور مردود استدلال کیا ہے ۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی آیت سے یہی استدلال فرمایا ہے دیکھیے موطا امام مالک جلد دوم صفحہ 492۔سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جوکہ تابعی ہیں ان کا حدیث پاک سے استدلال کا ذکر اس نے خود اپنی کتاب کے صفحہ 7 میں بایں الفاظ کیا ہے کہ کچھ علما اس طرف گئے ہیں اور انہوں نے گھوڑے کا کھانا مکروہ قرار دیا ہے جن میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ شامل ہیں اور انہوں نے اس حدیث (جو کہ حضرت خالد بن ولید سے مروی ہے) استدلال کیا ہے۔اس خبیث النفس جاہل مردود قلعداری اسپ خور کے نزدیک امام اعظم رضی اللہ عنہ اور امام مالک رضی اللہ عنہ نے بھی باطل و فاسد اور مردود استدلال کیا ہے۔ اگر یہ قلعداری اسپ خور اپنی اس روش سے باز آکر توبہ نامہ شائع نہ کرے تو جو شخص بھی اس کی گستاخانہ باتوں پر مطلع ہو کر اس کو گمراہ نہ سمجھے گا وہ بھی گمراہ ہی ہوگا یہ اسپ خور قلعداری ازلی شقی ہے جو کہ صحابہ کرام ،تابعین عظام اور بزرگان دین کی توہین کر کے خود بھی گمراہ ہو چکا ہے اور مسلمانوں کو اپنے دامن تزویر میں پھنسا کر گمراہ کرنے کی سازش میں مصروف ہے ،علامہ بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری جلد نمبر 17 صفحہ 248 میں لکھا ہے کہ: وقال ابو حنیفة لایو کل لحم الخیل وبه قال مالک والا وزاعی وابو عبیدواستدلوا علی ذلک بقوله تعالیٰ والخیل والبغال والحمیر لترکبوها وزینة۔

اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گھوڑے کا گوشت نہ کھایا جائے اور یہی امام مالک ،امام اوزاعی اور امام ابوعبید کا بھی موقف ہے اور انہوں نے استدلال اللہ تعالیٰ کے اس فرمان عالی شان سے فرمایا ہے۔والخیل والبغال والحمیر لترکبوها وزینة.

قلعداری اسپ خورخبیث الناس کے نزدیک یہ تمام حضرات باطل، مردود اور فاسد استدلال فرماتے رہے ان بزرگ ہستیوں کے بارے میں اس کی یہ روش گمراہی کی حد کفر تک پہنچ چکی ہے اگر اس نے علانیہ اپنا توبہ نامہ شائع نہ کیا تو قلعداری اسپ خور جہنم بیگ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما وہ ہستی ہیں جن کو ان کے کثرت علم کی وجہ سے علم کا سمندر کہا گیا۔ آپ کو نبی کریم ﷺ نے حبر هذه الامة کہا آپ کو قرآن کا بہترین ترجمان کہا گیا آپ کے لیے نبی کریم ﷺ نے رب تعالیٰ سے خصوصی دعائیں مانگیں۔ اللهم فقه فی الدین اللهم علمه تاويل القرآن.

یہ مردود اتنا بے باک ہو چکا ہے کہ ان کے استدلال کو باطل اور فاسد اور مردود کہہ رہا ہے مفسر قرآن وشارح احادیث حکیم الامت مفتی احمد یار خاں قدس سرہ نے تفسیر نعیمی پارہ اول صفحہ 38 میں لکھا ہے کہ تفسیر قرآن کے چند مرتبے ہیں تفسیر قرآن بالقران یہ سب پر مقدم ہے، تفسیر بالحدیث کیونکہ حضور ﷺ صاحب قرآن ہیں ان کی تفسیر نہایت صحیح اور اعلیٰ۔ قرآن کی تفسیر صحابہ کرام خصوصاً فقہائے صحابہ اور خلفائے راشدین کے اقوال سے۔

قلعداری اسپ خور کو غور کرنا چاہیے کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جو کہ بڑے اعلیٰ درجہ کے فقیہہ تھے اس آیت سے استدلال فرمایا ہے آپ کا استدلال فرمانا قرآنی آیت کی تفسیر ہے، حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ تابعی ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بھی تابعی ہیں اور امام صاحب کا حدیث پاک سے بھی استدلال فرمانا ثابت ہے جس کا قلعداری اسپ خور نے اپنی کتاب کے صفحہ 17 پر ذکر کیا ہے حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر نعیمی کی پہلی جلد میں یہ بھی لکھا ہے کہ تفسیر قرآن تابعین یا تبع تابعین کے قول سے اگر روایت سے ہے تو معتبر۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت سے پھر اس آیت سے استدلال فرمایا ہے۔

تابعین کا اس آیت سے گھوڑے کے حرام ہونے کا استدلال بھی قرآن مجید کی تفسیر ہے جس گو یہ لعین قلعداری اسپ خور باطل وفاسد اور مردود قرار دے کر اپنے ازلی بدبخت ہونے کا ثبوت دے رہا ہے قلعداری اسپ خور نے اپنی کتاب کے صفحہ .10.11.14 اور 15 میں لکھا ہے: عن اسماء قالت نحرنا فرسا علی عھد رسول الله ﷺ فاکلناه . حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں گھوڑا ذبح کر کے کھایا۔

الجواب الصحیح بعون اللہ والنبی . قلعداری اسپ خور کو معلوم ہے کہ ہم نے کب انکار کیا ہے کہ زمان نبوی ﷺ میں گھوڑا نہیں کھایا گیا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی یہ بات ہمیں مضر نہیں اور اس کو مفید نہیں کیوں کہ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے مرات شرح مشکوۃ میں جو کچھ لکھا ہے ہم پیش کر آئے ہیں کہ جن صحابہ کرام نے گھوڑا کھایا تو وہ حرام ہونے سے پہلے کھایا یا انہیں ممانعت کی حدیث نہیں پہنچی، بے خبری میں کھایا (از مرقات) قلعداری نے اپنی اس پیش کردہ روایت میں لفظ ''نحرنا'' کی طرف توجہ نہیں کی شاید اس لیے کہ اس کا اسپ خوری کی وجہ سے دماغ ماؤف ہو چکا ہے نحرنا کا معنی یہ ہے کہ ہم نے قربانی کی یعنی گھوڑے کی قربانی کی تو اس کو اپنی پیش کردہ روایت کی رو سے گھوڑے کی قربانی کر کے دکھانا پڑے گی کیوں کہ نحر کا معنی قربانی بھی ہے دیکھئے قربانی کے ایام کو ایام النحر اس لئے کہتے ہیں کہ ان ایام میں قربانی کی جاتی ہے اگر بیگ یہ کہہ دے کہ نحر کے لیے ضروری نہیں کہ قربانی کے ایام میں ہو ان ایام کے علاوہ بھی نحر ہو سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے وہ الفاظ بھی مروی ہیں جو قربانی کے علاوہ اور کسی معنی پر بھی استعمال نہیں ہو سکتے ۔اب بھی اگر یہ بیگ قلعداری گھوڑے کی قربانی نہ کرے تو اپنی ہی پیش کردہ متواتر حدیث

کا منکر ہو کر منکر حدیث ثابت ہوا اور متواتر روایت کا انکار کرنے والا کیسا ہے یہ وہ خود ہی اپنے لئے تجویز کرے اگر ہم نے بتایا تو اس کو شکایت ہوگی؛ ہم اس کے لئے کوئی بھی ایسا لفظ استعمال کرنا نہیں چاہتے جو حقیقت کے خلاف ہو مجھے تو حضرت حکیم الامت قدس سرہ نے یہی فرمایا ہوا ہے کہ ہماری کتابیں دیکھتے جاؤ اور مسائل بتاتے جاؤ اب ہم اس کو بہت ہی مفید مشورہ دیتے ہیں جو اس کو آخرت کی تباہی سے بچالے گا ہم تو اس کی بہتری ہی چاہتے ہیں اس سے قبل بھی ہم نے اس کے لئے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں اچھی ہی دعا کی تھی جو اس کو اچھی طرح یاد ہوگی ہمارا مشورہ یہ ہے کہ اس کو چاہئے کہ مفتی محمد اشرف صاحب آف مراڑیاں شریف کے پاس چلا جائے اور خود ان سے ملکر گھوڑے کے حلال ہونے اور اس کی قربانی کا فتویٰ حاصل کر کے ہمیں دکھادے تو ہم مان جائیں گے کہ واقعی قلعداری اسپ خور کے اندر کوئی صداقت کی رمق بھی موجود ہے اور اگر اس طرح نہ کر سکے تو اپنی کتاب کو ردی کی ٹوکری میں پھینک کر بزرگوں کی توہین سے باز آکر اپنی عاقبت سنوارے، قلعداری اسپ خور نے اپنی کتاب کے صفحہ 19 میں لکھا ہے کہ گھوڑا امام ابو یوسف، امام محمد اور امام شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک حلال ہے۔

الجواب الصحیح بعون اللہ والنبی. قلعداری اسپ خور نے جو یہ بات در المختار سے نقل کی ہے یہ بات خود اس کی تحریر کے خلاف ہے کیوں کہ اس نے اپنی تحریر میں گھوڑے کو مطلقاً حلال لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس اسپ خور کا اپنا ذاتی نظریہ یہی ہے کہ گھوڑا مطلقاً حلال ہے اور ہم اسی در مختار سے یہ بات واضح کر آئے ہیں کہ صاحبین کے نزدیک حلال بکراہت ہے اور یہ بھی بتا چکے ہیں کہ امام اعظم اور صاحبین کے درمیان کراہت تنزیہی ہونے میں کوئی اختلاف نہیں اور امام مالک کے بارے میں اس نے اپنی

کتاب کے صفحہ 21 میں لکھا ہے کہ امام مالک کے قول کراہت سے کراہت تنزیہی ہے گویا کہ یہ چاروں حضرات امام اعظم، امام مالک، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ متفق ہو کر قلعداری کے منہ پر تھپڑ رسید کر رہے ہیں کہ ظالم اسپ خور گھوڑے کو مطلقاً حلال کہنا غلط ہے اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے درمختار کی شرح بھی فرمائی ان کا فیصلہ بھی لکھ آئے ہیں کہ قول امام پر فتویٰ ہوا کہ کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی، اور اصح وراجح کراہت تحریم ہے۔

قلعداری اسپ خور نے اپنی کتاب کے صفحہ 29 میں لکھا ہے کہ امام ابوداؤد نے اس سند سے روایت کیا پھر اس سند پر بحث کرنے کے بعد لکھتا ہے گویا کہ یہ روایت اس سند سے ضعیف ہے امام ابوداؤد نے ایک اور طریقہ سے بھی اس کو نقل کیا ہے۔ پھر اپنی کتاب کے صفحہ 30 پر لکھتا ہے کہ گویا اس سند سے بھی یہ حدیث ضعیف ہے، پھر لکھتا ہے کہ امام نسائی نے اس روایت کو اس سند سے بیان کیا اسکے بعد لکھتا ہے کہ گویا یہ روایت بھی سند کے اعتبار سے ضعیف ہے پھر لکھتا ہے کہ امام نسائی نے اس کو اس سند سے بھی ذکر کیا، اس کے بعد لکھتا ہے کہ گویا یہ روایت بھی سند کے اعتبار سے ضعیف ہے پھر لکھتا ہے کہ امام طحاوی نے اس روایت کو یوں بیان کیا ہے اس کے بعد صفحہ 31 میں لکھتا ہے کہ گویا یہ روایت بھی سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

الجواب الصحیح بعون اللہ والنبی . امام ابوداؤد نے روایت لکھنے کے بعد خاموشی اختیار فرمائی سوائے اس کے کہ اس کو منسوخ کہا گویا ان کی رضا ثابت ہوگئی یہ روایت تو ابن ماجہ صفحہ 238 میں بھی موجود ہے قلعداری اسپ خور نے وہاں سے نقل نہیں کی اس کا راز تو وہ ہی جانتا ہے یہ تو ہم نے لکھا ہے امام ابوداؤد کا خاموشی فرمانا ان کی رضا پر دلالت کرتا ہے یہ بات حاشیہ ابوداؤد میں موجود ہے اور وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ **والترجیح للحرام** ترجیح

گھوڑے کے حرام ہونے کو ہے، نیز امام ابوداؤد نے گھوڑا کھانے کی رخصت والی حدیث پہلے نقل فرمائی ہے اور منع والی بعد میں جس سے معلوم ہوا کہ گھوڑا پہلے کھایا گیا ہے اور بعد میں منع فرمادیا گیا ہے۔امام نسائی نے بھی گھوڑا کھانے والی روایت پہلے لکھی ہے اور منع والی روایت کو تحریم اکل لحوم الخیل کا عنوان دے کر بعد میں لکھا جس سے معلوم ہوا کہ امام نسائی کے نزدیک بھی گھوڑا پہلے کھایا گیا اور بعد میں منع کر دیا گیا اور گھوڑا کھانا حرام ہے یہ حدیث صحیح ہے امام بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری جز 17 صفحہ 248 میں فرمایا ہے: قلت سند حدیث خالد جید میں کہتا ہوں کہ خالد بن ولید کی حدیث کی سند کھری ہے تفصیل کے لیے عمدۃ القاری کا مطالعہ فرمائیں۔

حکیم الامت مفسر قرآن وشارح احادیث حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں رحمۃ اللہ علیہ نے جاء الحق حصہ دوم صفحہ 470 میں لکھا ہے کہ اگر حدیث ضعیف کسی وجہ سے حسن بن جاوے تو وہ بھی مطلقاً معتبر ہے اس سے احکام وفضائل سب کچھ ثابت ہوسکتا ہے حسب ذیل چیزوں سے حدیث ضعیف حسن بن جاتی ہے اور نمبر ایک: دو یا زیادہ سندوں سے روایت ہو جانا اگر چہ وہ سب اسنادیں ضعیف ہوں یعنی اگر ایک روایت چند ضعیف روایتوں سے مروی ہو جائے تو اب وہ ضعیف نہ رہی حسن بن گئی (مرقاۃ۔موضوعات کبیر، شامی، مقدمہ مشکوٰۃ شریف، مولانا عبدالحق رسالہ اصول حدیث للجرجانی اول ترمذی شریف وغیرہ) اس روایت کا جس میں گھوڑا کھانے کی ممانعت ہے متعدد سندوں سے مروی ہونا اس نے اپنی کتاب میں بیان کر دیا ہے اب اسی اسپ خور کو اس اصول میں غور کرنا چاہیئے کہ یہ حدیث حسن بن چکی ہے اور مطلقاً معتبر ہے اس سے احکام ثابت ہو سکتے ہیں۔جاء الحق کے صفحہ 472 میں ہے کہ کسی عالم فقیہ محدث کا کسی حدیث کو بغیر اعتراض قبول کر لینا اس حدیث کے قوی ہونے

کی دلیل۔ اگر کوئی فقیہ عالم مجتہد ضعیف حدیث کو قبول فرما دے تو اس سے وہ ضعیف حدیث قوی ہو جاوے گی ان قواعد سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے جن احادیث سے استدلال کیا ہے ان میں کوئی ضعیف نہیں ہو سکتی ان پر امت کا عمل ہے ان کو علما، فقہا نے قبول فرمالیا ہے ان میں سے ہر حدیث بہت اسنادوں سے مروی ہے، ہماری دلیل یہ روایت نہیں ہماری دلیل قول امام ہے، قول امام کی تائید یہ روایت ہے ہاں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی دلیل قرآن و حدیث ہیں گھوڑے کی حرمت کی تائید آیات و احادیث سے بھی ثابت ہے لیکن ہم نے وہ آیت اور حدیث جس سے امام صاحب نے استدلال فرمایا ہے اس لئے پیش کی ہے کہ شر پسند حلقہ اسپ خوراں انتشار پھیلانے کی بجائے اپنی اصلاح کر لے نیز لفظ حدیث کا اطلاق محدثین کے نزدیک نبی کے قول، صحابی کے قول اور تابعی کے قول پر ہوتا ہے یعنی نبی کا قول بھی حدیث کہلاتا ہے صحابی کا قول بھی حدیث کہلاتا ہے اور تابعی کا قول بھی حدیث کہلاتا ہے گویا احادیث کی شرح قرآن مجید سے ہو گئی اور قرآن مجید کی تفسیر احادیث سے ہو گئی، احادیث کی تائید قرآن مجید سے بھی ہو گئی، قرآن مجید اور احادیث مبارکہ نے متفقہ فیصلہ صادر فرما دیا کہ گھوڑے، خچر اور گدھے حرام ہیں۔

ممکن ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ کتابوں میں تو گھوڑا کھانے کے جواز پر بھی بہت کچھ لکھا گیا ہے حتیٰ کہ جن کتب سے ہم نے گھوڑے کی حرمت کے بارے میں لکھا ہے ان میں بھی جواز کے متعلق لکھا ہوا ہے تو اس کا نفیس ترین جواب یہ ہے کہ گھوڑے کی حرمت وحلت کے بارے میں جو کچھ بھی لکھا ہوا ہے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کی نظروں سے اوجھل نہیں تھا اور نہ ہی ہماری نظروں سے اوجھل ہے۔ اس مسئلہ کے بارے میں جو کچھ بھی اقرب الی الصواب تھا انہوں نے بیان فرما دیا ہے ہمارے لئے وہی

مشعلِ راہِ ہدایت ہے جس سے ہم سر مو بھی ادھر ادھر نہیں بھٹک سکتے اور نہ ہی ہماری اتنی اتھارٹی ہے کہ ان کی بتائی ہوئی بات کو باطل وفاسد اور مردود کہنے والے مردودوں کے ساتھ چل سکیں، ہاں اگر وہ تائب ہو جائیں تو ہم ان کے تہہ دل سے مشکور وممنون ہوں گے۔

قلعداری اسپ خور نے اپنی کتاب کے صفحہ 37 میں لکھا ہے کہ میں نے جو پہلے اپنا موقف بیان کیا تھا اس میں یہ بات واضح تھی کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے نزدیک گھوڑا مکروہ ہے لیکن اسے مکروہ قرار دینے کی علت قرآن کی مذکورہ بالا آیت یا مذکورہ حدیث نہیں بلکہ اس کی علت تقلیل آلہ جہاد، جہاد میں گھوڑوں کا کم پڑ جانا ہے۔ **الجواب الصحیح بعون اللہ والنبی**۔ ہم نے ابتدا میں ہی وضاحت کے لیے لکھ دیا ہے کہ ہمارا موقف یہ ہے کہ گھوڑا روایتاً، درایتاً اور صیانتاً حرام ہے اب سوال یہ ہے کہ اگر امام صاحب کے نزدیک اگر گھوڑا تقلیل آلہ جہاد کی وجہ سے مکروہ تھا تو اس سے رجوع کیا قلعداری اسپ خور کے اس موقف کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس سے رجوع کرنے والی بات سو فیصد جھوٹی ثابت ہو گئی وہ کیوں؟ اس لئے کہ زیادہ سے زیادہ جو بات کہی جا سکتی ہے وہ یہ کہی جا سکتی ہے کہ اگر تقلیل آلہ جہاد نہ ہو تو گھوڑا جائز ہے اس سے رجوع کرنے والی کونسی بات ہے رجوع تو تب ہو سکتا ہے کہ آلہ تقلیل جہاد کی علت پائے جاتے ہوئے بھی گھوڑا کھانا جائز ہو اور یہ ہو نہیں سکتا لہٰذا رجوع امام والی بات سراسر سو فیصد جھوٹی ثابت ہو گئی جو بعض بزرگوں نے عدم توجہ کی بنا پر لکھ ماری اور اس اسپ خور نے اپنی جہالت کی وجہ سے قبول کرتے ہوئے اپنی کتاب کا حجم بڑھانے کی وجہ سے اپنی کتاب میں درج کر لی ہے۔

قلعداری اسپ خور نے اپنی کتاب کے صفحہ 28 میں لکھا ہے کہ اب دلیل کے ساتھ بتائیں کہ یہ جو آپ نے استدلال کیا حنفی اصولوں کے مطابق کیا۔ **الجواب الصحیح بعون**

اللہ والنبی . یہ سوال ہم سے اس لیے نہیں ہوسکتا کہ ہم نے نہ تو استدلال کیا ہے اور نہ ہی ہمیں استدلال کرنے کی ضرورت ہے قلعداری کو چاہئے کہ جن بزرگ ہستیوں نے استدلال فرمایا ہے ان کے پاس جا کر ان سے سوال کر کے جواب طلب کرے جن عظیم ہستیوں نے یہ استدلال فرمایا ہے ہم نے ان کے اسماء بتا دیئے ہیں ہمارا اس کو یہی مشورہ ہے کہ ان کے پاس نور الانوار لے کر چلا جائے (اللہ تعالیٰ اس کو بہت ہی جلد لے جائے آمین ثم آمین) اور ان کو بتائے کہ نور الانوار کیا کہہ رہی ہے اور تم کیا بتا رہے ہو پھر جو جواب ان سے ملے وہ ہمیں بھی بتا دے تا کہ ہم اس کا شکریہ ادا کر سکیں، قلعداری اسپ خور نے اپنی کتاب کے صفحہ 45 میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت گدھوں کے گوشت سے بھرے برتن کیوں الٹے کروا دیئے؟ (متفق علیہ)

الجواب الصحیح بعون اللہ والنبی . ہم رب تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کے فضل سے بتا رہے ہیں کہ برتن کیوں الٹے کروائے بخاری شریف کتاب المغازی میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آنے والے نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ گدھے کا گوشت کھایا جا رہا ہے اس پر آپ نے خاموشی اختیار کی پھر دوبارہ وہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ گدھے کا گوشت کھایا جا رہا ہے حضور ﷺ اس دوسری مرتبہ بھی خاموش رہے پھر وہ تیسری مرتبہ آئے اور عرض کیا کہ گدھے ختم ہو گئے اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے ایک منادی سے اعلان کرایا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں چنانچہ تمام ہانڈیاں الٹ دی گئیں حالانکہ وہ گوشت کے ساتھ جوش مار رہی تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گدھوں کے گوشت کی ممانعت، قلت کی وجہ سے تھی اس دور میں چونکہ گدھوں کی قلت نہیں اور نہ ہی ان کے ختم

ہونے کا اندیشہ ہے کہ اگر قلعداری گدھوں کا گوشت کھائے گا تو گدھے ختم ہو جائیں گے اس لئے اس کو چاہیئے کہ گدھوں کا گوشت بھی خوب چٹخارے لے لے کر کھایا کرے اس حدیث سے ایک یہ بھی فائدہ حاصل ہوا کہ اس وقت گھوڑوں کے ختم ہو جانے کا اندیشہ نہ تھا اس لئے وقتی اور عارضی طور پر گھوڑا کھانے کی رخصت دی گئی۔

قلعداری اسپ خور نے اپنی کتاب کے صفحہ 15 میں لکھا ہے کہ گھوڑے کے فضائل میں کئی احادیث ہیں جس سے معلوم ہوا کہ گھوڑا حرام نہیں کیونکہ کسی حرام جانور کی اتنی تعریف نہیں کی گئی۔

الجواب الصحیح بعون اللہ والنبی . قلعداری اندھے کو اندھیرے میں بڑے دور کی سوجھی کیونکہ اس نے اپنی کتاب میں بزرگان دین کے خلاف زہر اگلتے ہوئے بکواسات لکھے ہیں اس لئے اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو چکا ہے جسکی وجہ سے یہ عقل کا اندھا اور مخبوط الحواس ہو چکا ہے اس کو اتنا بھی نہیں سوجھتا کہ یہ بات جو اس نے اپنے نفس امارہ کو خوش کرنے کیلئے لکھی ہے وہی بات اس کے لئے گلگھوٹو بھی بن سکتی ہے اگر محض فضائل کی بنا پر کوئی جانور حلال ہو سکتا ہے تو بیگ قلعداری بھی حلال ثابت ہو گیا کیونکہ یہ خود جانور ہے اور اسکے فضائل بھی ہیں تو چاہیئے کہ قلعداری کے لواحقین اسکے بتائے ہوئے اصول کی رو سے اس کو حلال سمجھتے ہوئے ذبح کر کے پکا کر کھا جائیں اگر کوئی پوچھے تو صاف بآواز بلند کہہ دیں کہ اس نے خود ہی اپنی کتاب میں یہ اصول وضع کر کے لکھا تھا جس کو ہم نے عملی جامہ پہنایا ہے اگر قلعداری اپنے بارے میں یہ ثابت کر دے کہ یہ خود اسپ خور جانور نہیں ہے تو ہم انشاءاللہ جتنا ہم نے چاہا اسکو انعام دیں گے۔

قلعداری اسپ خور نے اپنی کتاب کے صفحہ 26 میں لکھا ہے کہ سورۃ نحل مکی ہے اور فتح خیبر

تک پالتو گدھوں کا گوشت حلال تھا اس لئے اس سورت سے ان کی حرمت پر استدلال صحیح نہیں ہے۔

الجواب الصحیح بعون اللہ والنبی . قلعداری اسپ خور کی حماقت ملاحظہ فرمائیں کہ جہالت کا پتلہ کن پاکیزہ ہستیوں کے استدلال کو غلط ثابت کرنے کی غرض سے لکھ رہا ہے اگر قلعداری یہ کہے کہ گدھے کا گوشت رجس نہیں اس لیے حلال تھا تو اس کے منکر حدیث ہونے کی علامت کیوں کہ بخاری شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گدھے کے گوشت کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ فانھا رجس .یہ ناپاک ہے۔

معلوم ہوا کہ گدھا رجس ہونے کے باوجود فتح خیبر تک کھایا جاتا رہا جسکی ممانعت گدھوں کے ختم ہونے کی وجہ سے تھی۔قلعداری نے اپنی کتاب کے صفحہ 42 میں قاعدہ بیان کیا ہے کہ اذازال المانع عاد الممنوع. یعنی جب علت ختم ہوجائے تو اصل حکم واپس لوٹ آئے گا اس قاعدے کی رو سے بھی قلعداری اسپ خور کو چاہئے کہ گدھوں کا گوشت بھی کھالیا کرے کیوں کہ اس اکیلے کے گدھوں کا گوشت کھانے سے گدھے کبھی بھی ختم نہ ہوں گے بلکہ اگر اپنے حواریوں کو بھی اپنے ساتھ بٹھا کر گدھوں کا گوشت کھایا کرے تو گدھوں کی قلت کبھی بھی نہ ہوگی چہ جائے کہ گدھے ختم ہوجائیں۔

قلعداری اسپ خور کے سورۃ نحل کو مکی قرار دینے سے بھی اس کو گلوخلاصی نہیں ہوسکتی کیوں کہ القول بکراھۃ اکل لحم الخیل لھذہ الایۃ عن ابن عباس اور ابن عباس رضی اللہ عنھما وہ پاکیزہ ہستی ہیں کہ جن کے لئے نبی کریم ﷺ نے یہ بھی دعا کی تھی کہ: اللھم علمہ الحکمۃ . یاالٰہی اس کو حکمت کا علم سکھا اس سورۃ نحل کی تمام آیات مکی نہیں بلکہ اس میں مدنی آیات بھی ہیں تفسیر روح المعانی چودھویں جز میں جو اقوال بیان کئے ہیں ان میں

سے ایک یہ بھی ہے کہ: روی امیة الازدی عن جابر بن زید ان اربعین آیة منها نزلت بمکة وبقیتها نزلت بالمدینة وهی مائة وثمان وعشرون آیة. جابر بن زید سے امیہ ازدی نے روایت کیا کہ اس سورۃ کی چالیس آیات مکی ہیں اور اس کی باقی تمام آیات مدنی ہیں اور اس سورۃ کی کل آیات ایک سو اٹھائیس ہیں اس حساب سے اس سورۃ نحل کی مدنی آیات کی تعداد اٹھاسی بنتی ہے الحمدللہ قلعداری کے اس اعتراض کے پرخچے اڑ گئے اور اس کا یہ اعتراض هباء منثورا ہوگیا اور حق واضح ہوگیا اور بات امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی درست ثابت ہوگئی کہ گھوڑے کا گوشت حرام ہے۔ اگر بالفرض ضرورت محسوس ہوئی تو انشاءاللہ مزید وضاحت فرمادی جائے گی۔ قلعداری کو چاہئے کہ صحابہ اور تابعین اور بزرگان دین کی توہین کرنا چھوڑ دے اگر اس کو اسپ خوری کا شوق پورا کرنے کیلئے ژاژ خائی کا زیادہ ہی شوق ہے تو اپنا روئے ژاژ خائی بزرگوں کی بجائے ہماری طرف کرلے تاکہ اسکا یہ شوق بھی پورا ہوتا رہے اور اپنی محبوب ترین غذا اسپ خوری میں بھی مشغول رہے۔

اب ہم مرزا بیگ قلعداری کو ایک ایسا مژدہ سنانا چاہتے ہیں جو اس کے لئے کسی بشارت عظمیٰ سے کم نہ ہوگا' اس کو چاہئے کہ اپنے لئے ایک مخصوص اصطبل تعمیر کرائے اور تعمیر کرانے کے بعد ہمیں اطلاع کردے اسکے بعد جہاں کہیں بھی ہمیں ہلاکت کے قریب گھوڑے کی خبر ملی ہم اسکے اصطبل میں پہنچا کر اس کو وہ گھوڑا ہبہ کردیا کریں گے، ہبہ کرنے سے قلعداری اسکا خود مالک بن جایا کرے گا اور اپنی مرغوب ترین غذا گھوڑی کو خود ہی ذبح کرکے اکیلا ہی کھایا کرے تاکہ بقول اسکے حق مومنین ضائع نہ ہو مگر یہ شرط ہے کہ کرایہ اسکو خود ادا کرنا ہوگا اگر قلعداری لبیک کہتے ہوئے یہ کہہ دے کہ مجھے یہ بات منظور ہے کہ کرایہ میں خود ادا کردیا کرونگا تو ہم اس کی اس بات پر کبھی بھی یقین نہیں کرسکتے تاوقتیکہ کسی ایسے بزرگ کو جس پر

ہمیں اعتماد ہو درمیان میں ضامن نہ ٹھہرائے، بغیر اسکے اگر تتے توے پر بھی رکھ کر کہے کہ میں سچا وعدہ کرتا ہوں، کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ قبول نہ ہوگا کیوں کہ یہ شخص اپنی کتاب اور اپنی تحریر میں جھوٹ لکھنے اور بزرگوں کی توہین کرنے کی وجہ سے اپنا اعتماد کھو بیٹھا ہے اس لئے اس کے حق میں زیادہ بہتر یہی ہے کہ پورے پاکستان میں ہمیں جہاں کہیں بھی ہلاکت کے قریب گھوڑے کا علم ہوا ہم اس کو بلا تاخیر فوراً مطلع کر دیا کریں گے اور یہ خود ہی اس کو اٹھا کر اپنے اصطبل میں لیجا کر خود ہی ذبح کر کے اپنی پسندیدہ غذا کو خوب مزے لے لے کر ہڑپ کیا کرے اور مرزا بیگ قلعداری اگر ہماری اس استدعا کو پڑھ کر غصہ میں آنے کی بجائے نہایت ہی فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے شرف قبولیت عطا فرمائے تو ہماری اس سے بڑھ کر اور کیا خوش نصیبی ہوگی۔ ع

شاہاں را چه عجب گر بنوازند گدارا

فقیر محمود احمد سنی حنفی قادری نعیمی بریلوی عفی عنہ